حدیث نبویؐ پر مستشرقین کے اعتراضات و باہمی تضادات- تجزیاتی مطالعہ

ریاض محمود*

احسان الرحمٰن غوری**

مسلمانوں سے رابطے کے بعد اہل کتاب کو اپنے مذہبی ذخیرۂ علمی کے از سر نو مطالعہ اور تجزیہ کا داعیہ پیدا ہوا۔ ان کی علمی روایت میں مذہبی تحریروں اور مقدس کتب کی اپنی خواہشات کے موافق قطع و برید موجود تھی۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی کتب کی تصنیف اور ان کی استنادی حیثیت سے وہ بخوبی واقف تھے۔ مسیحؑ کی مستند اور مفصل سوانح عمری کا کوئی وجود نہیں تھا۔ انا جیل اربعہ ان کے رفع آسمانی سے کافی عرصہ بعد لکھی گئیں۔ ان کی زیادہ تر روایات کا انحصار سینہ بہ سینہ اگلی نسلوں کی طرف منتقلی پر تھا۔ موریس بوکائے کے بقول: عہد نامہ قدیم میں ایک ہی بیان کے مختلف طرق ہیں نیز ان میں تضادات، تاریخی تسامحات، نا ممکن باتیں اور مسلمہ سائنسی معلومات کے خلاف بیانات شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کاموں کو اس قدر طویل مدت تک انسانوں نے انجام دیا ہو ان میں اس قسم کی باتوں کا صدور بالکل قدرتی امر ہے۔ جن حالات میں بائبل کا متن ترتیب دیا گیا ہے ان حالات میں جو کتابیں بھی لکھی جائیں ان میں لازما یہی باتیں ہوں گی۔ (۱) جب احادیث کا مستند اور عظیم الشان ذخیرہ ان کے سامنے آیا تو انہیں اپنی کمتری کا احساس ہوا، سپرنگر جب ''الاصابہ'' کو ایڈٹ کرنے لگا تو مبہوت ہو کر اس کے مقدمہ میں مجبوراً اسے لکھنا پڑا۔

''نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال جیسا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ اشخاص کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے''۔ (۲)

مستشرقین کی مشکل یہ تھی کہ انہیں مسلمانوں کی مضبوط علمی روایت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلام اور مسلم امت سے اپنے روایتی تعصب اور عناد کی وجہ سے وہ مسلمانوں کی اس برتری کو برداشت نہ کر سکے کیونکہ سیاسی و اقتصادی طور پر نیز مادی وسائل و طاقت میں یہ ان کے تسلط کا زمانہ تھا لہٰذا انہوں نے کوششیں شروع کر دیں کہ مسلمانوں کی علمی روایت کو مشکوک قرار دیا جائے۔ ان کا سب سے بنیادی اور اہم ہدف قرآن مجید تھا۔ اس ہدف کے حصول میں بدترین ناکامی کے بعد متعدد مستشرقین نے حدیث اور سنت نبوی کو تر نوالہ سمجھ کر اس پر حملے کرنا شروع کر دیے لیکن یہاں بھی نتائج قریباً وہی تھے جو قرآن مجید کے حوالے سے تھے کوئی مستشرق بھی سائنسی اور منطقی اصولوں کی رو سے ذخیرہ حدیث کو مشکوک ثابت نہ کر سکا، جیسا کی مشہور سکالر علامہ محمد اسد لکھتے ہیں:

* لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، گجرات، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اب تک کوئی بھی ناقد کسی منظم طریقے سے یہ ثابت نہیں کر سکا کہ ثقہ محدثین نے اصول جرح و تعدیل کے تحت جن احادیث کو اختیار کیا ہے وہ جعلی ہیں۔ صحیح روایات کا مکمل یا جزوی انکار محض جذباتی مسئلہ ہے اور بے لاگ سائنسی تحقیق کے ذریعے اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں لائی جا سکی''۔(۳)

مستشرقین نے انیسویں صدی میں حدیث کے متعلق بنیادی بحثیں کیں۔مشہور جرمن مستشرق سپرنگر (Sprenger) نے تین جلدوں میں سیرت پر کتاب لکھی تو اس میں روایت حدیث اور اس کی حیثیت پر بھی تنقید کی۔ ولیم میور (William Muir)(1905ء) نے سیرت پر اپنی کتاب میں حدیث پر اس بحث کو مزید آگے بڑھایا۔اسی طرح ایک ڈچ مستشرق ڈوزی (Dozi)(1883ء) نے بھی حدیث پر تنقیدی کام کیا۔حدیث پر جس مستشرق نے سب سے پہلے تفصیلی بحث کی وہ مشہور جرمن مستشرق گولڈزیہر (Goldziher)(1921ء) ہے۔ اسے کو شیخ المستشر قین فی الحدیث کہا جاتا ہے اور اس کی یہ حیثیت اپنی مشہور کتاب ''Muhammedanische Studien'' کی وجہ سے ہوئی جسے مستشرقین کے ہاں حدیث لٹریچر پر ''انجیل مقدس'' کی حیثیت حاصل ہے۔جرمن زبان میں لکھی اس کتاب کا 1971ء میں انگریزی ترجمہ ''Muslim Studies'' کے نام سے منظر عام پر آیا، بعد میں آنے والے تقریبا تمام مستشرقین نے Goldziher کے اصولوں کو بنیاد بنا کر کام کیا۔

گولڈزیہر، اس کے ہم نواؤں اور متبعین نے اگرچہ حدیث کے مرتبہ اور تشریعی حیثیت کو چیلنج کیا لیکن ایسا مکمل اور ہم آہنگ نظریہ پیش کرنے سے قاصر رہے جس سے حدیث اور اس کی تشریعی حیثیت کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ متاثر ہو۔ البتہ پروفیسر جوزف شاخت وہ مستشرق ہے جس نے نسبتاً زیادہ وسیع اور نیا نظریہ پیش کرنے میں کامیابی حاصل کی4۔ اس نے اپنی کتاب ''The Origins Of Muhammadan Jurisprudence'' میں اسلامی قانون کے مصادر و منابع کا تجزیہ کیا اور حدیث کے ظہور و ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے اس کی حیثیت کو مشکوک قرار دیا۔ یہ امر بھی قابل توجہ اور حیرت انگیز ہے کہ لندن اور کیمبرج جیسی یونیورسٹیوں میں جہاں تحقیق و مطالعہ میں غیر جانبداری کا پروپیگنڈہ کیا
جاتا ہے، کسی طالب علم کو یہ اجازت نہیں ہے کہ شاخت کی کتاب کا تنقیدی مطالعہ اور تجزیہ کرے اس طرح اس کے نظریات کو تنقید سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔(۵)

علاوہ ازیں پروفیسر الفریڈ گلیوم (Alfred Guillaume)، مار گولیتھ (Margoliouth)، رابسن (James Robson)، بال (Boll)، گب (Gibb)، ول ڈیورانٹ (Will Deurant)، آرتھر جیفری (Arthur Jaffery)، منٹگمری واٹ (Montgomery Watt)، ہورووفتش (Horowtz)، وان کریمر (Won Kremer)، ولیم میور (William Muir)، کیتانی (Catani)، نکلسن (Nicholsen)، ڈینیل براؤن (Daniel Brown) جائن بال (Juyn Boll)، موٹزکی (Harald Motzki) وغیرہ کی ایک لمبی فہرست ہے جنہوں نے حدیث نبوی پر اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ مستشرقین

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے تعارف کے لیے نجیب عقیقی کی ''المستشرقون'' خیرالدین الزرکلی کی ''الاعلام'' اور ''اسلام اور مستشرقین'' (جلد سوم) مرتبہ سید صباح الدین عبدالرحمٰن اہم ہیں۔اس پر ڈاکٹر عبدالرحمٰن بدوی نے ''موسوعة المستشرقین'' تحریر کیا ہے جس میں ۱۵۰ سے زائد مستشرقین کے بارے میں اہم معلومات موجود ہیں۔

حدیث نبویؐ کے بارے میں مستشرقین کے باہمی تضادات:

مستشرقین کی تمام تصانیف وتحقیقات میں ایک دلچسپ امر یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے مسائل میں ایک دوسرے سے متفق نہیں ہیں۔ جزئیات کے علاوہ بعض بنیادی مسائل میں بھی اگرچہ مستشرقین اختلاف رائے رکھتے ہیں اور ایک دوسرے پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن پیشگی طور پر جو ناقص اصول وہ بنا لیتے ہیں اور ان ہی کی روشنی میں جو غلط نتائج اخذ کرتے ہیں ان پر وہ گرفت یا نکتہ چینی نہیں کرتے۔مثال کے طور پر کچھ مستشرقین یہ تسلیم تو کرتے ہیں کہ حدیث کہ بارے میں شاخت کا نقطۂ نظر صحیح نہیں ہے، مگر وہ اس غلط نظریہ پر مبنی نتائج کو رد نہیں کرتے کولسن نے تو صریح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ شاخت کا نظریہ ایک وسیع دائرے میں قابل اعتراض نہیں ہے۔(۶) مستشرق کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسلامی قانون پر تنقید کے سلسلے میں شاخت کے نظریہ سے استفادہ کرے حالانکہ اس کی تحقیق کے نتائج شاخت سے متضاد ہیں۔شاخت کے نزدیک احادیث کی اسناد کا استعمال دوسری صدی ہجری میں شروع ہوا وہ لکھتے ہیں:

> "There is no reason to suppose that the regular practice of using isnad is older than the begining of the second century A.H." (7)

اس مفروضے کو قائم کرنے کی کوئی دلیل نہیں کہ اسناد کے باقاعدہ استعمال کا رواج دوسری صدی ہجری کے آغاز سے قبل کا ہے۔جبکہ اس کے برعکس رابسن اسے پہلی صدی ہجری سے بتاتے ہیں۔

> "It is during the middle years of the first century of islam that one would first expect anything like an isnad.By then many of the companions were dead,and people Who had not seen the prophet would be telling stories about him.It might then naturally occure to some to ask these men for their authority.The growth of a hard and fast system must have been very graduall."(8)

> ''اسلام کی پہلی صدی کے وسط میں اسناد جاری ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے اس وقت تک بہت سے صحابہ وفات پا چکے تھے اور جن لوگوں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا تھا (وہ آ گئے تھے) وہ (صحابہ) ان آپؐ کے بارے میں بہت سی باتیں بتاتے تھے لہٰذا یہ قدرتی امر تھا کہ ان سے ان کی ثقاہت کے بارے میں پوچھا جائے۔اسناد کا باضابطہ نظام بتدریج ظہور پذیر ہوا''۔

روبسن کا ذاتی نقطہ نظر پروفیسر شاخت کے خلاف ہے تاہم وہ یہ بھی کہ رہے ہیں کہ شاخت کا نظریہ وسیع دائرے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں قابل اعتراض بھی نہیں ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے۔

☆مستشرقین کے حدیث نبویؐ پر اعتراضات اوران کے جوابات:

مستشرقین نے اسلام کے قصر رفیع الشان کو منہدم کرنے کے لیے احادیث نبویہ پر ہمہ جہت اور پے در پے منظّم حملے کیے۔ احادیث کی اسناد، متون، روایانِ حدیث بشمول صحابہ کرامؓ، حکمران، فقہاء عظام الغرض انھوں نے سب کو ہدف تنقید بنایا۔ عقلی اور نقلی، خودساختہ دلائل اور معیارات کے ساتھ اسلام کے قلب وجگر کو چھلنی کرنے کے لیے اعتراضات و ہفوات کی بوچھاڑ ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مستشرقین نے زیادہ توجہ ان راویان و کتب وغیرہ کی تنقیص پر کی۔ جو مسلمانوں کے ہاں اعلیٰ پائے کے اور مستند باور کیے جاتے ہیں۔ مثلاً صحابہ میں سے ابو ہریرہؓ (۹) اور تابعین میں سے امام زہری (۱۰) پر اعتراضات، کتب حدیث میں سے صحیح بخاری (۱۱) کی احادیث پر اعتراضات۔ سلسلہ سند میں سے سلسلۃ الذھب کو تنقید کا نشانہ بنانا۔ یہ سب اس لیے ہے کہ پورے کا پورا ذخیرہ حدیث موضوع اور من گھڑت ثابت کیا جا سکے۔ ہم بھی ذیل میں ان کے چند اہم اور بنیادی اعتراضات کا جائزہ پیش کریں گے جس سے ان کے ثانوی اعتراضات کی حیثیت خود بخود روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی۔

مستشرقین نے احادیث اور محدثین پر مندرجہ ذیل بنیادی اعتراضات پیش کیے ہیں۔

۱۔ احادیث قدیم اسلامی معاشرے میں سیاسی اور معاشرتی ارتقاء کا نتیجہ ہیں۔

۲۔ ذخیرہ حدیث زیادہ تر زبانی روایت پر مبنی ہے جو ایک، ڈیڑھ صدی سے بھی زیادہ عرصہ اسی زبانی روایت سے منتقل ہوتا رہا۔

۳۔ احادیث محض متاخرین نے ہی وضع نہیں کیں بلکہ صحابہ اور کبار تابعین بھی اس میں شامل ہیں۔

۴۔ مختلف فرقوں کے افراد نے اپنے فرقوں کی تائید میں احادیث وضع کر کے ان کو نبیؐ اور صحابہؓ کی طرف منسوب کیا۔

۵۔ کم عمر یا قلیل الصحبت صحابہ اکرامؓ کی مرویات بڑی عمر اور طویل رفاقت کے حامل صحابہ اکرامؓ کی روایات سے زیادہ ہیں جو ان کے وضع حدیث میں ملوث ہونے کا ثبوت ہیں۔

۶۔ اسناد کا طریق پہلی صدی ہجری کے آخر میں استعمال کیا گیا لہٰذا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس حدیث کو ان اسناد سے بیان کیا گیا ہے وہ صحیح معنوں میں حدیث ہے۔

۷۔ بہت سی احادیث ایک دوسری سے متضاد ہیں۔

۸۔ قرآن میں معجزات کا ذکر نہیں ہے لہٰذا معجزات والی احادیث بھی موضوع ہیں۔

۹۔ مسلمان حکمرانوں نے اپنے سیاسی افکار کی تائید اور متقی افراد کو خاموش کرانے کے لئے احادیث وضع کیں اور کروائیں۔

۱۰۔ مسلم نقادوں نے اپنے تنقیدی اصولوں کو سند تک محدود رکھا ہے اور متن حدیث پر وہ کسی بھی طرح نقد کے روادار نہ تھے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

احادیث کی اسناد، متون اور اصولوں پر مستشرقین کے اعتراضات کے مطالعہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

شیخ المستشرقین فی الحدیث گولڈ زیہر کی کتاب ''Muslim Studies'' کی جلد دوم، جوزف شاخت کی ''The Origins Of Muhammadan Jurisprudence'' اور ''An Introduction to Islamic Law''، ولیم میور کی ''The Life of Muhammad''، الفریڈ گلیوم کی ''The Traditions of Islam''، ول ڈیورنٹ کی ''Age of Faith''، روبسن کی ''The Isnad in Muslim Traditions''، جائن بال کی ''Muslim Tradition''، ہیرلڈ موٹزکی کی ''Analysing Muslim Traditions'' اور ڈینیل براون کی ''A new Introduction to Islam'' وغیرہ۔

الحمدللہ محدثین کی مساعی بے بدل اور جہو دشاقہ کے نتیجے میں حدیث ہر پہلو سے ایسی مضبوط فصیلوں میں محفوظ ہے کہ مستشرقین کے اعتراضات پرِ کاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان سب کی حیثیت اس جھاگ کی سی ہے جو پانی کے ملنے سے ابتداً اس کے اوپر ظاہر ہو جاتی ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ غائب ہو جاتی ہے۔ ذیل میں ان کے چند اہم اعتراضات مع جوابات مذکور ہیں۔

اعتراض نمبر:1

ا۔ احادیث قدیم اسلامی معاشرے میں سیاسی اور معاشرتی ارتقاء کا نتیجہ ہیں:

قرآن اور احادیث نبویہ صحیحہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حدیث نبوی شریعت اسلامی کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ پوری امت مسلمہ جو:

﴿اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا﴾ (۱۲)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے بطور دین اسلام کو پسند کر لیا ہے''

کے عقیدے کی حامل ہو وہ بحیثیت امت اپنی تراشیدہ اور وضع کردہ باتوں کو احادیث نبوی کا نام دے کر دوسرا بڑا ماخذ شریعت تسلیم کر لے۔ مزید برآں یہ بات بھی قطعی طور پر نا قابل تسلیم ہے کہ ایک ایسی شخصیت جس نے مشرق و مغرب میں اتنا عظیم انقلاب رونما کر دیا ہو اور جس کے متبعین حیرت انگیز اور نا قابل یقین حد تک اس کے ساتھ محبت اور اس کی اطاعت کرتے ہوں انہوں نے جس کو اپنی جانوں سے بڑھ کر تسلیم کیا ہو، اسکی احادیث کو یاد اور محفوظ کرنے کا اہتمام نہ کریں۔ یہ بات بھی قطعی طور پر ثابت ہے کہ صحابہ اکرام مشرق و مغرب کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور وہاں جا کر انہوں نے اسلام کی دعوت دی۔ وہاں انہوں نے فرائض، سنن اور اخلاق و آداب بھی سکھلائے، جو چیزیں انہوں نے مختلف علاقوں میں سکھلائیں وہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عرب وعجم اور مشرق ومغرب میں مشترک ہیں اگر احادیث سیاسی اور معاشرتی ارتقاء کا نتیجہ ہوتیں (جیسے مستشرقین دعویٰ کرتے ہیں) تو ایک علاقے کے مسلمانوں کا طریقہ کار دوسرے علاقے کے لوگوں سے مختلف ہوتا۔

۲۔ ذخیرہ حدیث زیادہ تر زبانی روایات پر مبنی ہے جو ایک، ڈیڑھ صدی سے بھی زیادہ عرصہ اسی زبانی روایت سے منتقل ہوتا رہا۔

جدید تحقیق کی روشنی میں یہ اعتراض بھی بالکل غلط ثابت ہو چکا ہے اب حدیث کی مشہور کتب کے بنیادی ماخذ بڑی حد تک معلوم ہو چکے ہیں اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ حدیث کی بہت سی مشہور کتب میں موجود احادیث ان قدیم مجموعہ ہائے احادیث کے عین مطابق ہیں جو بعد میں دریافت ہوئے۔ محمد مصطفی اعظمی لکھتے ہیں:

> "The second part of this work contains the text of the early manuscripts which are the primary sources of Malik of his Muwatta.The primary sources of Bukhari viz,Abdal-Rayzaq,Humaid and others are in our hands.Even the earliest sources of Shuyukh,viz Al Thauri,Ibn Juraij and Al Amash are at our disposal"(13)

ڈاکٹر فواد سیزگین کا پی ایچ ڈی کا مقالہ صحیح بخاری کے مآخذ پر ہے۔ انھوں نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ امام بخاریؒ نے جن ماخذات سے احادیث لی ہیں آج اگر ہم ان ماخذات اور بخاری کی روایات میں تقابل کریں تو ان میں ایک حرف کا فرق نظر نہیں آئے گا۔ مثلاً انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ امام بخاریؒ کی وہ روایات جو انہوں نے عبدالرزاقؒ سے لی ہیں وہ ساری کی ساری مسند عبدالرزاقؒ میں موجود ہیں اور مسند عبدالرزاقؒ کی وہ تمام احادیث جو معمر بن راشدؒ سے لی گئی ہیں وہ تمام کی تمام معمرؒ کی جامع میں موجود ہیں۔ (۱۴) لہٰذا یہ کہنا اب حقائق کو جھٹلانے کے مترادف ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب یونہی ادھر ادھر سے باتیں اکٹھی کر کے ترتیب دے دی گئی ہیں اور ان سے پہلے تحریری مواد موجود نہیں تھا، ڈاکٹر حمیداللہؒ نے بھی اس اعتراض کا یہی جواب دیا ہے۔ (۱۵)

متعدد مستشرقین اس بات کو ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ احادیث ابتدائی دور میں لکھی جا چکی تھیں ان میں ڈاکٹر سپرنگر (۱۶) اور نابیہ ایبٹ (۱۷) جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی کئی مستند احادیث بھی کتابت حدیث بعہد نبوی کی شاہد ہیں۔ آپؐ نے فتح مکہ کے خطبہ کے بارے میں فرمایا تھا 'اکتبوا لا بی شاہ' (۱۸) عبداللہ بن عمرو بن عاص کو آپ کا یہ فرمانا 'اکتب فو الذی نفسی بیدہ ما خرج منہ الا حق' (۱۹) ''لکھا کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (زبان) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا'' عہد نبوی میں کئی ایک صحابہ کے پاس احادیث تحریری طور پر موجود ہونے کے یقینی شواہد بھی ملتے ہیں جیسا کہ حضرت انسؓ کا صحیفہ جسے صحیح ترین کتاب کہا جا سکتا ہے کیونکہ نبیؐ اس کے لکھنے کے بعد اس پر نظر ثانی فرمایا کرتے تھے۔ (۲۰) ہمام بن منبہ کے پاس ابوھریرہؓ کا ایک صحیفہ تھا۔ ڈاکٹر حمیداللہ نے اس کی تحقیق کر کے کئی بار چھپوایا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے۔حضورؐ نے ہرقل کو جو خط لکھا اس کا ذکر کتب صحاح میں ملتا ہے اب اس خط کی فوٹو شائع ہو چکی ہے صحاح کے بیان اور فوٹو کی تحریر میں ذرا برابر فرق نہیں ہے۔(۲۱)

۲۔احادیث محض متاخرین ہی نے وضع نہیں کیں بلکہ صحابہ اور تابعین بھی اس میں شامل ہیں:

گولڈزیہر نے اپنی کتاب ''Muslim Studies''میں حضرت علیؓ اور حضرت ابوھریرۃؓ(۲۲) جیسے صحابہ پر بھی وضع حدیث کا الزام عائد کیا ہے۔حدیث کے عظیم امام زہریؒ پر اموی خلیفہ عبدالملک کے لیے احادیث وضع کرنے کا دعوی کرتا ہے(۲۳) جو صحیح بخاری میں ہے گویا اس طرح وہ امام بخاریؒ کو بھی احادیث گھڑنے والا بتاتا ہے۔الفریڈ گلیوم نے گولڈزیہر کے الزامات دہرائے ہیں جوزف شاخت کے ہاں محدثین اور فقہاء ایک دوسرے کے خلاف احادیث وضع کرتے تھے۔(۲۴) مستشرقین کے خبثِ باطن کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے ایسے لوگوں کو بھی معاف نہیں کیا جن کی ثقاہت پر ساری امت کا اتفاق ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ صحابہ اکرام کی ثقاہت کا اعلان ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''الصحابہ ثقاۃ صادقون فیما یخبرون عن النبی و اصحاب النبیﷺ وللہ الحمد من اصدق الناس حدیثا عنہ لایعرف منھم من تعمد علیہ کذبا.'' (۲۵)

ابن عبدالبرؒ کے قول کے مطابق بھی تمام صحابہ اکرام ثقہ اور عادل ہیں۔(۲۶) یہ وہ لوگ ہیں جو روایت حدیث میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے۔حضرت علیؓ جن پر گولڈزیہر نے وضع حدیث کا الزام لگایا ہے وہ فرماتے ہیں۔

''فلان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ.'' (۲۷).

''مجھے آسمان سے گرنا اس سے پسند ہے کہ میں رسول اللہﷺ پر جھوٹ بولوں۔''

اصل میں ان بزرگوں پر الزام عائد کرنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ تمام ذخیرۂ حدیث مشکوک کر دیا جائے۔حالانکہ اس کے حق میں ان کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں ہے یہ اصل میں ان کے دل کا چور ہے جو انہیں ہر ایک کو اسی شکل میں دکھاتا ہے۔

۴۔مختلف فرقوں کے افراد نے اپنے فرقوں کی تائید میں احادیث وضع کر کے ان کو نبیؐ اور صحابہ کی طرف منسوب کیا۔

یہ ایسا الزام ہے جس میں تجاہلِ عارفانہ سے کام لیا گیا ہے کیونکہ محدثین خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بعض گمراہ قسم کے لوگوں نے اپنے عقائد اور موقف کی تائید میں احادیث گھڑی ہیں لیکن محدثین نے نقد حدیث کے زبردست اصولوں کی مدد سے ایسی تمام احادیث کو چھانٹ کر الگ کر دیا ہے۔نیز یہ کوئی ایسی وباء نہیں تھی جیسے شاخت اور دوسرے مستشرقین باور کرواتے ہیں کہ جس میں ہر نیک و بد شامل تھا بلکہ ایسا چند کمزور ایمان و عمل کے حامل بدعتی لوگوں نے کیا ہے جس پر محدثین نے ان کی خوب خبر لی ہے۔بعض مسائل میں ایسا بھی ہے کہ رسول اللہؐ سے ایک سے زائد طریقے مروی ہیں جس کسی فقیہ نے جو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

طریقہ پایا اس کے مطابق عمل اور فتوی دے دیا اس میں ضروری نہیں کہ دونوں میں سے کوئی ضرور ہی غلط ہے۔

۵۔کم عمر یا قلیل الصحبت صحابہ کی مرویات بڑی عمر اور طویل رفاقت والے صحابہ سے زیادہ ہیں:

اس اعتراض کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے حقیقت حال یہ ہے کہ صحابہ اکرام میں خدمات اسلام کے حوالے سے تخصصات کے رجحانات پائے جاتے تھے۔بعض قرآن کی ترتیل وتفسیر میں زیادہ مہارت رکھتے تھے تو بعض احادیث میں، کچھ جہاد میں مصروف تھے تو کچھ امور مملکت کے انتظام وانصرام میں مگن تھے اس سلسلے میں سب سے بڑا اعتراض ابوھریرہؓ پر کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو نبیؐ کی صحبت چار سال کے قریب میسر ہوئی ہے اور ان کی تمام روایات ۵ ہزار کے قریب ہیں آپ حساب لگالیں روزانہ کی ۴ روایات بھی نہیں بنتیں تو کیا حضرت ابو ہریرہؓ جیسا انسان چار احادیث روزانہ یاد کرے تو اعتراض والی بات ہے جبکہ موجودہ زمانے کے مدارس میں بچے اس سے کہیں زیادہ احادیث یاد کر لیتے ہیں جبکہ ابو ہریرہؓ کے لیے رسول اللہؐ کی احادیث نہ بھولنے کے لیے دعا بھی ہے (۲۸) اور انہوں نے خود کو احادیث کے یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لیے وقف بھی کر رکھا تھا، وہ خود کہتے ہیں:

"و كنت اكثر مجالسة رسول اللهؐ، احضر اذا غابوا واحفظ اذا نسوا." (۲۹)

"میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں رہتا، جب وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور جب وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔"

مزید برآں بزرگ صحابہ سے روایات مروی نہ ہونے کی وجہ ان کی شدید احتیاط ہے نہ یہ کہ وہ احادیث سے ناواقف تھے جیسا کہ ابوبکرؓ نے پانچ سو احادیث پر مشتمل ایک صحیفہ تیار کیا تھا پھر اسے خود ہی اس ڈر سے تلف کر دیا کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔(۳۰)

۶۔اسناد کا طریق پہلی صدی ہجری کے آخر میں استعمال کیا گیا۔لہذا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس حدیث کو ان اسناد سے بیان کیا گیا ہے وہ صحیح معنوں میں حدیث ہے۔

یہ اعتراض بنیادی طور پر شاخت اور روبسن نے پیش کیا ہے جو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔اسناد کی تحقیق وتفتیش صحابہ اکرام نے ہی شروع کر دی تھی حضرت ابوبکر نے وراثتِ جدہ کے مسئلے میں حضرت مغیرہ سے کہا تھا کہ تیرے ساتھ کسی اور کو بھی یہ حدیث معلوم ہے؟ محمد بن مسلمہ کے شہادت دینے پر آپؓ نے اسے نافذ کر دیا۔(۳۱) عمرؓ نے بھی استیذان کے مسئلے میں ابو موسی اشعری کو سختی سے گواہ لانے کے بارے میں کہا تھا جب ان کے ساتھ ایک اور صحابی نے گواہی دی تو حضرت عمرؓ نے یہ حدیث قبول کی۔(۳۲) حضرت علیؓ سے جب کوئی حدیث بیان کرتا تو وہ اس سے قسم لیا کرتے تھے۔(۳۳) امام سخاوی نے ذکر فرمایا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت اور پھر تابعین کی ایک جماعت جیسے شعبی (م-۱۰۳ھ) اور ابن سیرین (م-۱۱۰ھ) وغیرہ نے رواۃ کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سلسلے میں کلام کیا ہے۔امام ذھبی (۷۴۸ھ) نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔(۳۴)

حقیقت یہی ہے کہ اسلام میں ابتداء سے ہی اسناد ایک بڑی بابرکت چیز سمجھی گئیں اور اسلام کی خصوصیات سے شمار کی گئیں اگلی امتوں میں کہیں اس کا وجود بھی نہیں پایا جاتا کیا یہودی یا عیسائی اس امر کا دعوٰی کر سکتے ہیں کہ وہ ثقہ عن الثقہ متصل اسناد کے ساتھ اپنے مقتداء تک ایک مسئلہ یا ایک واقعہ کے سلسلہ کو بھی پہنچا سکتے ہیں یا کسی حواری تک ہی پہنچا دیں۔علامہ ابن حزم کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔

"نقل الثقه عن الثقه حتى يبلغ به النبيؐ (مع الاتصال) خص الله به المسلمين دون سائر الملل كلها" (۳۵)

۷۔بہت سی احادیث ایک دوسرے سے متضاد ہیں:

یہ اعتراض بھی بہت بودا ہے۔محدثین عظام نے اس موضوع پر" مختلف الحديث " کے عنوان کے تحت بہت سی کتب لکھی ہیں جن میں ایسی احادیث جو بظاہر ایک دوسری کے خلاف محسوس ہوتی ہیں ان کی تطبیق کی گئی ہے۔الحمدللہ کوئی صحیح حدیث دوسری صحیح حدیث کے متضاد نہیں ہے۔ظاہری اختلاف نظر آنے کی علماء نے کئی توجیہات بیان کی ہیں۔

۱۔ آپؐ نے کوئی کام ایک سے زیادہ طریقوں سے کیا ہو۔

۲۔ آپؐ کا حال دیکھ کر صحابہ جو سمجھتے وہ بیان کر دیتے۔ ۳۔ ناسخ ومنسوخ

۸۔قرآن میں معجزات کا ذکر نہیں ہے لہٰذا معجزات والی احادیث بھی صحیح نہیں ہیں:

ول ڈیورنٹ(Will Durant)وغیرہ نے ان تمام روایات کو جعلی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جن میں حضورؐ کی کسی معجزانہ شان کا ذکر ہے اس کا کہنا ہے کہ محمدؐ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ وہ معجزات دکھانے پر قدرت رکھتے ہیں آپؐ سے معجزات منسوب کرنے کا مقصد آپؐ کو بہترین عیسائی کے روپ میں پیش کرنا تھا۔(۳۶)

مستشرقین کا یہ اعتراض بھی حقیقت کے خلاف ہے قرآن مجید میں کئی مقامات پر رسول اللہؐ کے معجزات کا بیان موجود ہے۔جیسے بدر میں آپ کا کنکریاں مارنا اور فرشتوں کا نزول(۳۷)،معراج واسراء(۳۸)،رومیوں کے غلبہ کی پیش گوئی(۳۹) اور شق قمر(۴۰) سمیت کئی معجزات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود مستشرقین مختلف حیلوں بہانوں سے ان کی تاویل کر کے انہیں معجزات ماننے پر تیار نہیں ہیں۔دراصل ان کے انکار ورد حدیث کا سب سے اہم محرک یہی ہے کہ اس صورت میں قرآن کو اپنی مرضی کا مفہوم دیا جاسکتا ہے جو کہ احادیث مبارکہ کی موجودگی میں ناممکن نظر آتا ہے۔

مستشرقین انکارِ معجزات کے لیے ان آیاتِ قرآنی سے باطل استدلال کرتے ہیں جن میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ نبیؐ اللہ تعالی کی منشاء کے بغیر صرف اپنی مرضی سے معجزات دکھانے پر قادر نہ تھے حالانکہ کوئی بھی نبی جن کے معجزات یہود ونصاریٰ مانتے ہیں وہ بھی اللہ کے حکم کے بغیر معجزات کے ظہور پر قادر نہ تھے جیسا کہ عیسیٰؑ کا قول قرآن میں موجود ہے کہ میں تمہارے لئے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مٹی سے پرندہ بناتا ہوں، اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں۔(۴۱) قرآن مجید میں عمومی طور پر اس کی صراحت بھی موجود ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (۴۲)

اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے حکم سے انبیاء سے معجزات کا صدور ممکن ہے۔

۹۔ مسلم حکمرانوں نے اپنے سیاسی افکار کی تائید اور متقی افراد کو خاموش کرانے کے لیے احادیث وضع کیں اور کروائیں۔

یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے کتب روایات میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جو عبدالملک، یزید یا ولید بن عبدالملک یا کسی اور اموی حکمران کے واسطے سے روایت کی گئی ہو، نہ ہی متقی افراد ایسے جاہل تھے جو موضوع حدیث کا پتہ نہ چلا سکتے ہوں۔ اس سلسلے میں سب سے اہم نام امام زہری کا پیش کیا جاتا ہے ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی نے اپنی مشہور کتاب ''السنة ومكانتها في التشريع الاسلامي'' میں گولڈزیہر کے اعتراضات کا خصوصاً امام زہری کے حوالے سے خوب محاکمہ کیا ہے جس سے مستشرقین کو لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔ گولڈزیہر، امام زہری کی روایت 'اكرهونا على كتابة الاحاديث' کو 'اكرهونا على كتابة احاديث' کہہ کر لفظی تحریف کا مرتکب ہوا ہے۔

اصل قول کا مطلب ہے کہ بنوامیہ کے امراء نے ہم سے احادیث سختی سے تحریر کروائیں جبکہ گولڈزیہر اسے بدل کر یوں کر دیتا ہے کہ انہوں نے ہمیں وضع حدیث پر مجبور کیا۔(۴۳)

امام زہری پر ایک اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے عبدالملک کے ایماء پر جس نے عبداللہ بن زبیر کے مقابلے میں ''قبة الصخرة'' تعمیر کروایا تھا تا کہ لوگ بیت اللہ کی بجائے اس کا طواف کریں انہوں نے حدیث: 'لا تشدوا الرحال الا الى ثلاثة مساجد........'(۴۴) ''تین مساجد کے علاوہ کجاوے نہ باندھے جائیں.........'' وضع کی ہے یہ دعویٰ کئی وجوہات سے باطل ہے۔

۱۔ ''قبة الصخرة'' کی تعمیر عبدالملک نے نہیں بلکہ طبری،(۴۵) ابن اثیر(۴۶)، ابن کثیر(۴۷) ابن خلدون(۴۸) جیسے معتبر مورخین کے نزدیک ولید نے کروائی تھی۔

۲۔ عبداللہ بن زبیر کی وفات کے وقت زہری کی عمر پندرہ یا بائیس برس تھی اتنے عظیم محدثین کی موجودگی میں ایسے لڑکے سے روایت کی کیا حیثیت تھی۔

۳۔ زہری کی عبدالملک سے ملاقات ابن زبیر کی شہادت کے بعد ہوئی۔(۴۹)

۴۔ یہ حدیث بخاری، مسلم، موطا میں بھی ہے جبکہ اسناد میں زہری نہیں ہیں۔ امام طحاوی نے اس کی سولہ اسناد نقل کی ہیں بارہ میں زہری نہیں ہی۔(۵۰) اگر امام زہری نے احادیث وضع کی ہیں تو ائمہ جرح وتعدیل نے ان پر نقد کیوں نہ کیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اگر حکمرانوں کے لیے احادیث وضع کرنا اتنا آسان ہوتا تو جبری طلاق کے مسئلہ میں امام احمد بن حنبل کو کوڑوں سے سزا دینے کی کیا وجہ تھی لیکن پھر بھی وہ ان کو منوانہ سکے کیونکہ وہ ہر ضرب پر کہتے تھے کہ میرے پاس اللہ کی کتاب یا نبیؐ کی حدیث لاؤ تو میں مان لوں گا۔ اگر حدیث وضع کرنا اتنا آسان تھا جیسے گولڈ زیہر کہتا ہے تو پھر وہ ایک حدیث وضع کر کے امام احمد بن حنبل کو دکھا دیتے کوڑوں سے سزا دے کر عوام کی زبردست مخالفت مول لینے کی کیا ضرورت تھی؟

۱۰۔ مسلم نقادوں نے اپنے تنقیدی اصولوں کو صرف سند تک محدود رکھا ہے اور متنِ حدیث پر وہ کسی بھی طرح نقد کے روادار نہ تھے۔

جب ایک منصف مزاج شخص ان مباحث کو پڑھتا ہے جو محدثین نے نقد حدیث کے سلسلے میں کیئے ہیں تو وہ مستشرقین کے اس اعتراض پر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ محدثین نے صحیح حدیث کی جو تعریف کی ہے اس میں شاذ اور علت کے الفاظ بین دلیل ہیں کہ محدثین کے اصول نقد میں متن کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ محدثین جب ضعیف حدیث کی اقسام مقلوب، مضطرب، مدرج اور مصحف وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ قلب، اضطراب ادراج اور تصحیف کا تعلق سند کے ساتھ ہے یا متن کے ساتھ؟ موضوع حدیث کی پہچان کے لیے علماء نے کئی ایسی علامات ذکر کی ہیں جن کا تعلق متن کے ساتھ ہے جیسے حدیث عقل عام کے خلاف ہو یا حکمت واخلاق کے اصولوں کے خلاف ہو(۵۱) وغیرہ وغیرہ۔ مولانا تقی عثمانی نے اہل علم سے ۲۶ ایسی علامات ذکر کی ہیں جن سے متنِ حدیث کو دیکھ کر موضوع روایت کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے۔ (۵۲) ان علامات کا ذکر امام ابن القیم نے ''المنار المنیف'' میں امام سیوطی نے ''اللآلی المصنوعة'' میں، ملا علی قاری نے ''الاسرار المرفوعة'' میں امام ابن الجوزی نے ''الموضوعات'' میں، امام سخاوی نے ''المقاصد الحسنة'' اور ''فتح المغیث'' میں کیا ہے یہ سب مباحث اس بات کی دلیل ہیں کہ محدثین کی تحقیق حدیث میں سند کے ساتھ ساتھ متن کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔

☆ مستشرقین کے اعتراضات کا رد کرنے والے اہم علماء اور کتب کا تعارف:

مسلمانوں کے ہاں نقد حدیث کے سلسلے میں شاندار علمی ذخیرہ موجود ہے۔ حدیث کے سلسلے میں منحرف گروہوں کے خیالات کا علمی جائزہ ہماری علمی روایت کا حصہ ہے شیعہ اور خوارج کی آراء اور معتزلہ کے افکار حدیث کے طلبہ کو معلوم ہیں اسی طرح خبر واحد کی حجیت اور حدیث مرسل کی قبولیت کی بحوث علوم الحدیث اور اصول فقہ کا حصہ ہیں۔ الحمدللہ علمائے اسلام نے ہر دور میں حجیت حدیث اور تاریخ حدیث کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ ایک طرف علوم الحدیث کا وسیع لٹریچر ہے تو دوسری طرف تاریخ حدیث پر مفصل معلومات مہیا ہیں۔ کتبِ حدیث میں کتاب العلم کے عنوان سے ایسے ابواب موجود ہیں جن میں کتابتِ حدیث، روایتِ حدیث اور حفاظتِ حدیث پر معلومات موجود ہیں۔ اسلاف کے ہاں ایسی مستقل تصانیف بھی ہیں جو صرف روایتِ حدیث اور اس سے متعلق سرگرمیوں پر مشتمل ہیں جیسے خطیب بغدادی کی ''تقیید العلم'' اور ابن عبدالبر کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''جامع البیان'' اس کے علاوہ محدثین نے کتب حدیث کی شروح کے مقدموں میں تاریخ حدیث اور مصطلحات حدیث پر عمدہ مواد مرتب کیا ہے۔امام نووی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ قسطلانی وغیرہ نے تاریخ حدیث اور علوم الحدیث پر بیش قیمت معلومات پیش کی ہیں۔جس شخص کی بھی ان مصادر پر نظر ہے وہ مستشرقین کے دھوکوں میں نہیں آئے گا۔

مستشرقین اوران سے متاثر دانشوروں کی تحریروں کے جواب میں ایک معتد بہ لٹریچر تیار ہوا ہے۔محققین نے عربی، انگریزی اوراردو میں شاندار کتب تحریر کی ہیں۔تاریخ حدیث کے سلسلے میں اوّلیت کا شرف مولانا مناظر احسن گیلانی اور ڈاکٹر حمیداللہ کو حاصل ہے مولانا مناظر احسن کی ''تاریخ تدوین حدیث'' اور ڈاکٹر حمیداللہ کی ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' رہنما مصادر کی حیثیت سے معروف ہیں، سید سلمان ندوی نے بھی ''خطبات مدراس'' میں عمدہ اشارات کیے ہیں۔

گولڈز یہراوراس کے عرب متاثرین کے لئے ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی کتاب ''السنة ومكانتها في التشريع الاسلامی''حجت ہے، اس کا اردو ترجمہ ''حدیث رسول کا تشریعی مقام'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے ''Studies in Early Hadith Literature'' میں گولڈز یہر اور شاخت کے نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے ان کا یہ مقالہ عربی زبان میں ''دراسات فی الحدیث ا لنبوی و تاریخ تدوینه'' کے نام سے چھپ گیا ہے انہوں نے جوزف شاخت کی کتاب ''The Origins of''' Muhammadan jurisprudence'' کے تنقیدی جائزہ پر ایک مستقل کتاب ''On Shacht,s Origins of Muhammadan Jurisprudence'' بھی لکھی ہے۔ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی نے بھی اپنی کتاب '' Hadith Literature its Origin Development Special Features and Criticism,'' میں گولڈز یہر اور شاخت کے مغالطات کو بے نقاب کیا ہے۔دکتور سعد المرصفی کی ''المستشرقون و السنة'' دکتور محمد بہاءالدین کی ''المستشرقون والحديث النبوی'' دکتور حاکم عبیسان المطیری کی ''تاريخ تدوين السنة و شبهات المستشرکون'' دکتور ضیاءالعمری کی ''موقف الاستشراق من السنةوالسيرةالنبوية'' دکتور محمد لقمان سلفی کی ''اهتمام المحدثين بنقد الحديث سندا و متناَو دحض مز اعم المستشرقين وا تبا عهم'' میں حدیث اور مستشرقین کے حوالے سے اہم مواد ہے۔اردو زبان میں ''دارالمصنفین'' کے تحت شائع ہونے والی ''اسلام اور مستشرقین'' حدیث سمیت تمام پہلوؤں سے مستشرقین کا خوب پوسٹ مارٹم ہے۔پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ''ضیاء النبی'' کی آخری دو جلدوں میں گولڈز یہر اوراس کے متبعین کے اعتراضات کا جائزہ لیا ہے، علاوہ ازیں عصر حاضر میں اردو میں ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر اور ڈاکٹر محمد اکرم وِرک نے بھی حدیث اور مستشرقین کے حوالے سے کام کیا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ مورلیس بوکائے، بائبل، قرآن اور سائنس، (مترجم) ثناءالحق صدیقی، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۹۸۱ء، ص ۶۴

۲۔ خالد علوی، ڈاکٹر، حفاظت حدیث، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ص ۲۱

۳۔ محمد اسد، ملت اسلامیہ دوراہے پر، ترجمہ ڈاکٹر محبوب سبحانی، دارالسلام، لاہور، ص ۹۱

۴۔ ندوی، محمد ثناءاللہ، ڈاکٹر (مرتب)، علوم اسلامیہ اور مستشرقین، ص ۴۲

۵۔ ایضا، ص ۴۳

۶۔ علوم اسلامیہ اور مستشرقین، ص ۴۲

۷۔ Schacht Joseph,The Origins of Muhammadan Jurisprudence,Oxford,1950,p36,37.

8۔ James Robson,The Isnad in Muslim Tradition,Glasgow University,Oriental Society,1955,vol15,p21.

9۔ Guillaume Alfred,The Traditions of Islam,Khayats,Beirut,p47,48.

10۔ Ignaz Goldziher,Muslim Studies,translated by C.R.Barber and S.M.Stern,Aldine publishing 1973,p44.

11۔ Ibid,Passim

۱۲۔ المائدہ، 3/5

13 Azmi,Muhamad Mustafa,Studies in early Hadith Literature,Sohail Academy,Lahore,2001,p248.

۱۴۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر محاضرات حدیث، الفیصل، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۲۸۱، ۲۸۲

۱۵۔ حمیداللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد، ۱۹۹۹ء، ص ۶۵

16۔ Sprenger,A Notes on Alfred von Kremer,s Edition of Wikidis,compagzns,JASB,1st series53-74.

17۔ Nabia Abbott,Studies in Arabic Literary Papyri,vol 2 Chicago,1967,p2.

۱۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب اللقطہ، باب کیف تعرف اللقطۃ اھل المکۃ، حدیث ۲۴۳۴

۱۹۔ الخطیب، محمد عجاج، ڈاکٹر، السنۃ قبل التدوین، دارالفکر، بیروت، ۱۹۸۰ء، ص ۳۰۳

۲۰۔ خطبات بہاولپور ص ۵۰، ۴۹

۲۱۔ رضوی، محمود احمد، سید، فیوض الباری فی شرح صحیح البخاری، مکتبۃ رضوان، لاہور، ۲۰/۱

22۔ Muslim Studies,p,56.

23۔ Ibid,p,44.

24۔ The Origins of Muhammadan Jurisprudence,passim

۲۵۔ ابن تیمیہ، امام، منہاج السنۃ، مطبعۃ الامیریہ، مصر، ۱۳۲۱ھ، ۲۲۹/۱

۲۶۔ ابن عبدالبر، التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید، المکتب العربیۃ، ۱۹۷۴ء، ۲۶۳/۴

۲۷۔ الجامع الصحیح، حدیث ۳۳۴۲

۲۸۔ الزہبی محمد بن احمد، ابوعبداللہ، تذکرۃ الحفاظ، داراحیاء التراث العربی، ۳۴/۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۹۔ احمد بن حنبل، المسند، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۱ء، ۳۷۴/۲
۳۰۔ تذکرۃ الحفاظ، ۵/۱
۳۱۔ ایضاً، ۲/۱
۳۲۔ الجامع الصحیح، حدیث ۶۲۴۵
۳۳۔ خطیب بغدادی، الکفایۃ فی علم الروایۃ، دارالکتب الحدیثۃ، القاہرۃ، ص ۶۸
۳۴۔ فتح المغیث، ۳۱۸/۲
۳۵۔ ابن حزم، الملل والنحل، ۹۲/۲۱
36۔ will durant ,Age of Faith, New York,1950,pp211,212.
۳۷۔ الانفال: ۹:۸
۳۸۔ بنی اسرائیل: ۱:۱۷
۳۹۔ الروم ۳۰: ۱-۴
۴۰۔ القمر ۱:۵۴
۴۱۔ ال عمران ۴۹:۳
۴۲۔ المومن ۷۸:۴۰
۴۳۔ السباعی، محمد مصطفیٰ، ڈاکٹر، السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی، المکتب الاسلامی ص ۴۰۴، ۴۰۵
۴۴۔ الجامع الصحیح، کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکہ ومدینہ، حدیث ۱۱۸۹
۴۵۔ تاریخ الامم والملوک، ۴۹۶/۶
۴۶۔ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، دارالمعرفۃ بیروت، ۲۰۰۲ء، ۱۹۶/۹
۴۷۔ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، دارالکتب العربیہ، بیروت، ۱۹۶۸ء، ۱۳۸/۴
۴۸۔ ابن خلدون، مقدمہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۳ء، ۳۷۹/۱
۴۹۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، دارالتراث العربی، بیروت، ۲۰۰۱ء، ۲۲۱/۲۹
۵۰۔ مشکل الآثار، ۲۴۰/۱-۲۵۰
۵۱۔ مقدمہ ابن الصلاح ص ۷
۵۲۔ تقی امینی، مولانا، حدیث کا درایتی معیار، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۱۹۱-۲۵۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.